ĪQĀN (10) Vol.: 05, Issue: 02, Jun-2023

قرآن حکیم سے اغماض اور اترافی رویے کے اثرات ونتائج، مسائل اوران کا تریاق

eISSN: 2617-3336
pISSN: 2617-3700

THE EFFECTS & RESULTS OF SYCOPHANCY AND OPULENCE TOWARDS QURAN-E-HAKEEM AND ITS PANACEA

Zujajah[1]

[1]*M. Phil Islamic Studies, M.A Arabic,*
Educationist Govt. College Women University, Faisalabad.

ABSTRACT

The pivot role of ultra degeneration is the sycophancy and opulence towards Quranic guidance. The luxurious class (مترفین) can't gain the confidence of the world establishment despite their sycophancy (مداہنت). This is the universal truth. 'The have class' fears to loose its culture and clutch if it gives up the way of fawning and light attitude for the Devine Law.

The sycophancy is hypocricy that is like plague. By kowtow and compromising the opulents control the jury, the iron powers and legislature, the resultant is economy crises leading & default. They are sucking the blood of the people. Hence the structure and built will collapse from the roots of foundation. The word of sycophancy (مداہنت) is employed in the sense of showing flexibility and softness on inappropriate occasions. Unless the system of usury (رباء) is destroyed completely, the knowledge, religion and culture are mere empty names. The mentioned problems can be solved only by giving up the usury (رباء) the sycophancy (مداہنت) and the opulence (اتراف) then the Almighty Allah shall bless us with good pure life (حیاۃ طیبۃ).

Received:
18-Jul-20
Accepted:
01-Aug-20
Online:
30-Dec-20

KEYWORDS
Sycophancy, Opulence, Usury, Kowtow, Hypocrisy, Culture Clutch

سورۃ الواقعہ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ "سورۃ الغنیٰ" ہے اور جو شخص اس کو ہر رات پڑھے گا اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ اس کی ایک آیت

"أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ"[1]

(پس کیا تم اس حدیث کو سرسری سمجھ رہے ہو؟)

ایک آئینہ آب ہے جس میں ہماری انفرادی اور اجتماعی معاملات زندگی کی بہترین عکاسی ہو رہی ہے۔ حدیث سے مراد قرآن کریم ہے، مداہنت وہ نرمی ہے۔ جو ہم کفر و نفاق کے مقابلے میں اختیار کر رہے ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو اپنانے کی بجائے تمام کافروں کو خوش کرنے کے لئے نرمی، اعراض، اغماض اور بے اعتنائی کا راستہ اپنایا ہوا ہے۔

"مدھنون" ادھان سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی تیل کی مالش کرنے کے ہیں اور تیل مالش سے اعضاء نرم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نرم کرنے اور ناجائز مواقع برتنے کے معنی اور نفاق کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ آیت مذکورہ میں یہ لفظ آیات الٰہیہ کی تصدیق میں نفاق یا تکذیب کے معنی میں استعمال ہے۔"[2]

ارباب بست و کشاد کا فرمان ہے کہ ہم ربا (سود) کے بارے میں قرآنی وعید کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتے اور روضہ رسول ﷺ کے سامنے اس سے نجات کا وعدہ بھی کر آتے ہیں لیکن بڑی ڈھٹائی سے کہا جاتا ہے کہ عالمی اداروں سے قرضوں پر سود کی ادائیگی پر بھی سود قرضہ لینا پڑتا ہے۔

اس چاپلوسی، خوشامد یا مداہنت کے باوجود یہ مہاجن خوش نہیں ہوسکتے۔ یہ Universal truth یعنی عالمی سچائی ہے کہ:

" وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ"[3]

(آپ سے یہود و نصاری ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے سے تابع نہ بنا جاؤ۔)

ان کا طریقہ کیا ہے؟ "خدا پرستی کے پردے خود پرستی ریاکاری اور گندم نمائی جو فروشی"[4] جس کے بارے میں آج کے فراعنہ (Superpowers) کی طرح فرعون موسیٰ نے مترفین کو ڈرایا تھا۔

" وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى"[5]

(ان کا مقصد یہ ہے کہ تمہارے مثالی طریق زندگی کا خاتمہ کر دیں)

---

[1] الوقعہ:81

[2] محمد شفیع، مولانا، مفتی، معارف القرآن (کراچی: ادارۃ المعارف)، ج1، ص:288

[3] البقرۃ:120

[4] مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، جون 2012ء)، ج1، ص:985

[5] طٰہٰ:63

"غرض وہ سب کچھ جس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں غارت ہو کر رہ جائے گا۔ اس کے بعد تو نری "ملائیت" کا دور دورہ ہو گا جسے برداشت کرنے سے مر جانا بہتر ہے۔"[1]

آج ہم اغیار کے سے اطوار اختیار کرتے ہوئے اس آیت ربانی کی تصویر بن گئے۔

" وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ"[2]

(اور تم نے اپنا رزق (اور نصیب) اس (قرآن) کو جھٹلانے کو بنا رکھا ہے)۔ تم اس کتاب کے ذریعے لوگوں کو ان کے صحیح مقام سے پھسلاتے ہو)

ان کے مطابق ہم نے دین کے بغیر یعنی سیکولر نظام چلا رکھا ہے۔ قرآن کی مخالفت کو اپنا پیٹ کا دھندا بنا رکھا ہے۔ اصل اہمیت ہماری نگاہ میں روٹی ہے اور اس کے لئے حق کی مخالفت مثلاً سودی نظام کے لئے باطل (عالمی اداروں) کا سہارا لینے میں کوئی تامل نہیں۔

" وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ"[3]

"یعنی تم اسلام پر عمل میں ڈھیلے پڑ جاؤ۔ ان کی گمراہیوں کی رعایت اور نرمی کر کے اپنے دین میں کچھ ترمیم کرنے پر آمادہ ہو جاؤ تو یہ تمہارے ساتھ مصالحت کر لیں۔"[4] یہ ہے ان کی Diplomacy

" ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ"[5]

"اگر تم اس قرآن کی تعلیمات کو نہیں بدلنا چاہتے تو کم از کم اس میں اتنی لچک ہی پیدا کرو کہ ہمارے اور تمہارے کے درمیان کم و بیش پر مصالحت ہو سکے۔ کچھ ہم تمہاری مانیں کچھ تم مان لو۔"[6]

حالانکہ اللہ کا فرمان ہے:

" جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ"[7]

---

[1] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج1، ص:985

[2] الواقعۃ:82

[3] القلم:9

[4] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج2، ص:882

[5] یونس:15

[6] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج1، ص:637

[7] التحریم:9

ع "رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن"[۱]

"کوئی جماعت (معاشرہ) جو اپنے اندر منافقوں اور غداروں کی پرورش کرتی ہو اور جس میں گھریلو سانپ عزت اور تحفظ کے ساتھ آستینوں میں بٹھائے جاتے ہوں، اخلاقی زوال اور بالآخر کامل تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔"[۲]

"نفاق کا حال طاعون (Plague) کا سا ہے۔ اور منافق وہ چوہا ہے جو اس وبا کے جراثیم لئے پھرتا ہے اس کو آبادی میں آزادی کے ساتھ چلنے پھرنے کا موقع دنیا گویا پوری آبادی کو موت کے خطرے میں ڈالنا ہے۔ ان سے جہاد اور سخت برتاؤ ایسا کیا جائے کہ جس سے ایسے منافق کو خود معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کی پوری آبادی میں کہیں بھی اس کا کوئی وقار نہیں۔ اور کسی دل میں اس کے لئے احترام کا کوئی گوشہ نہیں۔ اس نے غیر مسلم سرپرستوں کی چاپلوسی اور خوشامد سے مکمل اجتناب کیا۔"[۳]

"ادھن، مداہنت یا چاپلوسی کرنا از راہ تصنّع بخلاف باطن نرمی برتنا" اس شعر سے ادق مبین ہو جاتا ہے۔"[٤]

"کرتا ہے خوشامد بڑے رعب سے انور
مکھن بھی لگائے تو لگاتا ہے چھری سے"[۵]

چھری نفاق اور مکھن خوشامد کا استعارہ ہے۔

''ادھان'' کے معنی ہیں کسی چیز سے مداہنت برتنا۔ اس کو اہمیت نہ دینا۔ اس کو سنجیدہ توجہ کے قابل نہ سمجھنا۔ انگریزی میں (To take lightly) کے الفاظ اس مفہوم سے قریب تر ہیں۔"[٦]

"پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو۔"

---

[۱] اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیاتِ اقبال، (کراچی: فضلی سنز، 1999ء)، ص: 667

[۲] مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تلخیص تفہیم القرآن، مولانا صدر الدین اصلاحی، ج 2، ص: 637

[۳] ایضاً

[٤] کیلانی، عبد الرحمٰن، مترادفات القرآن، (لاہور: مکتبہ السلام، نومبر 2007ء)، ص 844-845

[۵] www.urduweb.org

[٦] مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1993ء)، ج 5، ص: 295

ہماری انفرادی اور اجتماعی اور قومی زندگی اسی اغراض واغماض احکام الٰہی کی آئینہ دار ہے "المومن مرأة المومن"[1] کے احساس کے ساتھ عکس دیکھتے ہیں:

اجتماعی دانش کی آماجگاہ مجلس شوریٰ (پارلیمان) قرآن وسنت سپریم لاء کے دعوے دار جرائم پیشہ نمائندوں کو تحفظ فراہم کررہی ہے۔ ہر تقریب ہم تلاوت قرآن سے شروع کرتے ہیں لیکن عملاً ہم منافقت اور مداہنت کی چکنی پھسلن سے پھسل کر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات سے لڑکھڑا کر کوسوں دور بعد المشرقین والمغربین پار کر جاتے ہیں۔ تفسیر جلالین میں مدھنون کومتہاونون مکذبون کہا گیا ہے، یعنی معمولی غیر سنجیدہ رویہ جو ہمارا وطیرہ ہے۔

میڈیا پر ہم دینی مذہبی پروگراموں میں ذومعنی اخلاق باختہ اشتہارات (Commercials) کے ذریعے چکنی چپڑی، باتوں سے اپنے آپ کو حالت عبادت میں سمجھتے ہیں حالانکہ ہم احکامات قرآن وحدیث کی دھجیاں اُڑا رہے ہوتے ہیں۔ بازاروں میں تلاوت قرآن کی گونج میں کاروباری تجارت دھوکے فریب کے ذریعے چلا رہے ہیں۔ خیانت کرپشن ہماری ہڈیوں میں رچ بس گئی ہے۔

"اللهم انا نعوذ بلک من الجوع، فانہ بئس الضجیح و نعوذ بک من الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ"[2]

(اے اللہ! ہم بھوک سے تیری پناہ چاہتے ہیں یہ بہت بری ہم نشین ہے ساتھ سونے والی اور ہم خیانت سے تیری پناہ کے طلب گار ہیں یہ بہت بری ہم راز ہے۔)

نافرمانیوں کا انجام اس آیت سے مبرہن ہے۔

"--- مُتْرَفِيهَا ---- تَدْمِيرًا"[3]

(اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں جس کی وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرتے لگتے ہیں۔ تو اس پر عذاب کی بات ثابت ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اسے تباہ و برباد کرتے ہیں۔)

مترفین سے مراد وہ عیاش لوگ جو دنیوی، مال ودولت کو پا کر مزے کر رہے ہیں اور خدا و خلق کے حقوق سے غافل ہوں۔ قرآن حکیم کی سات سورتوں (ھود، بنی اسرائیل، الانبیاء، مومنون، سبا، زخرف، اور واقعہ) میں مترفین کے مادہ (ترف) کے آٹھ مشتقات نازل ہوئے

---

[1] ابوداؤد، رقم الحدیث:4918

[2] سنن النسائی، رقم الحدیث:5468

[3] بنی اسرائیل:16

ہیں۔[1] اس کا مفہوم آسودہ حال ہونے کی وجہ سے بدمست ہونا ہے یعنی "حال مست مال مست" اور اپنے درباروں اور ڈیروں کو احسن ندیا[2] (شاندار مجلس) قرار دیتے ہیں۔ ان کی محفلیں کس ٹھاٹھ باٹھ سے سجتی ہیں۔ یہ ہے ہمارے ملک کی اشرافیہ جو اہل ایوان اختیار ہیں۔ اہل عدل وقسط ہیں۔ اہل حرب وحدید ہیں۔ "یہ مترفین وہ ہیں جو دوسروں کے خون پسینے کی کمائی پر عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔"[3] اور بے بس غریب عوام جمہوریت کے نام پر حکومت بھی کرتے ہیں۔

> "From root TARF (ترف) which has the basic notion of "opulence" and luxury. In present day language (terminology) ther are called parasites who live in luxury on the sweatened labour of the other people."

"دیو استبداد جمہوری قبامیں پائے کوب"[4]

"۔۔۔مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۔۔۔إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ ۔۔۔"[5]

(اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے وڈیروں، رئیسوں اور مجرموں کے سرغنوں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکروفریب کا جال پھیلائیں۔ دراصل وہ فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔)

وقت کے ایسے فرعونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر یہ دُعائے ضرار جاری کروادی۔

" وَقَالَ مُوسَى رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا ۔۔۔ فَلَا ۔۔۔الْعَذَابَ الْأَلِيمَ"[6]

(اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے ہمارے رب! بیشک تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں اسباب زینت اور مال ودولت (کی کثرت) دے رکھی ہے، اے ہمارے رب! (کیا تو نے انھیں یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے) تاکہ وہ (لوگوں کو کبھی لالچ اور کبھی خوف دلاکر) تیری راہ سے بہکادیں۔

---

[1] فواد، محمد عبدالباقی، المعجم المفہرس للالفاظ القرآن الکریم، (طہران: انتشارات اسلامی)، ص:211

[2] مریم:73

[3] Pervaiz, Ghulam Ahmad, Exposition of the Holy Quran, (Lahore: Talu-e-Islam Trust, June 2010), P:699

[4] اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیاتِ اقبال اُردو، ص:374

[5] الانعام:123

[6] یونس:88

اے ہمارے رب! تو ان کی دولتوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو (اتنا) سخت کر دے کہ وہ پھر بھی
ایمان نہ لائیں حتٰی کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔)

یہ ہے قومی مجرموں کا وہ طائفہ جسے اینگلو سیکسن لاء کے طلاب و طالبان نے فاحکم بین الناس بالحق[1] کی ترازو کے سایے میں گاڈفادر اور سیلیین مافیا کے تعارف کے ساتھ سزایاب کیا لیکن عدل وقت نے اپنے ہی سزایافتگان کو سر پر بٹھا لیا اس بڑھیا کی طرح جس کا تذکرہ قرآن کریم میں بطور تنبیہ اس طرح سے ہے۔

" وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا"[2]

(اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کات لینے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔)

"اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی"[3]

کی نوک قلم و کلا جھوٹے گواہوں کی دلالی میں جسم و جان فروشیٔ گلشن کا کاروبار چل رہا ہے۔

" وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ"[4]

کی زنجیر عدل کی جھنکار سے قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد کی نغمگی میں کاش ہم ایسے رویوں سے بچ جائیں جس کے بارے میں قرآنی پیغام ہے:

" وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ"[5]

(اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ (حکومت) نہ کرے سو وہی لوگ کافر ہیں۔)

"هم الظّٰلمون"[6]

"هم الفاسقون"[7]

"بنے ہیں اہلِ ہوس، مدعی بھی منصف بھی

---

[1] ص:28

[2] النحل:92

[3] المائدہ:8

[4] النساء:58

[5] المائدۃ:44

[6] المائدہ:45

[7] المائدۃ:47

کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں"[1]

مداہنت، غیر سنجیدگی، اعراض، بے اعتنائی، اغماض اور Taking liqhtly سے آراستہ پیراستہ ڈھیلا ڈھالا سرسری قرآن مجید سے سلوک کا نیا "شاہکار" بے اختیار سی وفاقی شرعی عدالت کا سودی نظام کو پانچ سال میں ختم کرنے فیصلہ ہے۔ جسے حکومت نے اب پھر چیلنج کردیا ہے۔ اسی بے بال وپر وفاقی شرعی عدالت کے ایسے ہی فیصلے کے خلاف Writ جو پہلے ہی تیس سال "فاحكم بين الناس بالحق" کی میزان لٹکی ہوئی تھی۔ اب پھر شرفاء نے سودی نظام کے دفاع کے لئے اس کے دوسرے پلڑے میں انڈیل دی ہے۔ مزید برآں پانچ نجی بینکوں سے بھی سودی نظام کی بقا کے لئے پاسنگ (Eqiupose) کے طور پر اس شرعی فیصلے کو چیلنج کروادیا ہے۔ اور تو اور اسلامی بینکنگ کے تمام جھروکے (Windows) سود کے صحنوں میں کھلتے ہیں۔

"اب کوئی عقل والا جس کا ذہن اور فہم صحیح کام کر رہا ہے۔ وہ یہ برداشت نہیں کرسکتا البتہ " اَلَّـذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّــيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ"[2] کے تحت اگر شیطان نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ تو وہ ماں کے ساتھ بھی نکاح کرسکتا ہے۔"[3]"[4]

نبی اکرم ﷺ نے بہت شدت کے ساتھ اس کی قباحت بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں " فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُــولِهِ"[5] اور پس اگر تم نہیں کروگے (یعنی تم سود نہیں چھوڑوگے) تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ۔ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی شدت کسی چیز کے بارے میں اختیار نہیں کی جو سود کے متعلق کی ہے۔ اس لئے یہ بات لازمی طور پر ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ کوئی عام گناہ نہیں ہے۔ بہت شدید نوعیت کا گناہ ہے۔

"ایں بنوک ایں فکرِ چالاک یہود
نورِ حق از سینۂ آدم ربود
تا تہ و بالا نگردد ایں نظام

---

[1] فیض، احمد فیض، دستِ صبا (لاہور: مکتبہ کارواں) ص:66

[2]: البقرة 275

[3]: سنن ابن ماجہ 2274 (ان ينكح الرجل امه)

[4] سعید، حافظ، پروفیسر، تعلیم لقرآن، (لاہور: دارالندلس، اپریل 2022ء)، ج1، ص:675

[5]: البقرة 277

دانش و تہذیب و دیں سودائے خام"[1]

(یہ بینک جو یہودیوں کی عیار سوچ کا نتیجہ ہیں انسان کے سینے سے اللہ تعالیٰ کا نور نکال لیتے ہیں۔ جب تک یہ سودی نظام تہ وبالانہ ہو۔ دانش، تہذیب اور دین کی باتیں بے سود ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اغماض وبے اعتنائی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران کرنے والوں کا تذکرہ ایک بستی کے حوالے سے قرآن میں ایسے آیا ہے۔

" وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً ---يَأْتِيهَا ---بِأَنْعُمِ اللَّهِ ---اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ"[2]

بھوک اور خوف ان کا لباس بن گیا۔ مہنگائی بد امنی، دہشت گردی کا دور دورہ ہو گیا۔

پارلیمان میں "ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہو گا۔" الامان والحفیظ

ملک میں رزق کی کیسی ریل پیل ہے کہ ایک پھل کا سیزن ختم نہیں ہو تا کہ دوسرے پھل آجاتے ہیں۔ اللہ کے انعامات اور احکامات سے سرسری گزرنے والے اور ان کو معمولی اور بے وقعت سمجھنے والے قرآن کی یہ وعید پلے باندھ لیں:

" فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ"[3]

ان اللہ علی کل شیئ قدیر کے مقابلے میں اپنے زعم میں انا ربکم الاعلیٰ (Super power) بننے کے لئے دنیا کے ممالک کو مالی لحاظ سے ترقی یافتہ (مالی برہمن) اور ترقی پذیر (مالی شودر) میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ اور حیلے بہانے سے کمزور ممالک کے رہے سہے سانسوں کی آکسیجن بھی چھیننے کی سازشیں سوچتے رہتے میں ذرا اپنے سے پہلے عاد وثمود کا انجام دیکھیں۔

" وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ "[4]

یہ انہی خوش حال معیشت پر غرور اور ناشکری کرنے والی سپر پاورز اللہ واحد القہار کی ایک ان دیکھی مخلوق "کورونا" کی بھی مار نہیں۔ ازفۃ الأزفۃ (آنے والے گھڑی قریب آگئی ہے۔)

---

[1] اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، کلیاتِ اقبال فارسی، ترتیب و ترجمہ: پروفیسر عبداللہ ہاشمی، (لاہور: جدید مکتبہ دانیال، 2022ء)، پس چہ باید کرد، ص:1031

[2] النحل:112

[3] الانعام:44

[4] القصص:58

اے خاک نشینو اٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے جب تاج اچھالے جائیں گے[1]

مدھنوں اوریدھنون میں مبتلاہو کر اللہ کی کتاب سے لاپرواہی اور بے توجہی کا نتیجہ اس آیت میں آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

" وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى "[2]

(اور جو میرے "ذکر" (میری یاد آور نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔)

"معیشۃ ضنکا کو حیاۃ طیبۃ سے بدلنا چاہو تو یہ ربانی نسخہ اپناؤ۔

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَمُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ"[3]

(جو کوئی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اُسے ضرور پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر (بھی) عطا فرمائیں گے۔ ان اچھے اعمال کے عوض جو وہ انجام دیتے تھے۔)

" كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۱ "[4]

بلدۃ طیبۃ۔ کشور حسین شاد باد

"فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ"[5]

(مثل کہسار موجوں کے اس سماں میں)

اتراف (Opulence) اور مداہنت (Sycophancy) کے طوفان یم بہ یم سے دوچار آج مملکتِ خداداد، حکم الٰہی کی طلب گار ہے۔

---

[1] فیض، احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، (لاہور: مکتبہ کارواں)، ص:138

[2] طٰہٰ:124

[3] النحل:97

[4] سبا:15

[5] ھود:42

''وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيٰسَمَاءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاءُ''[1]

(اور کہا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا)

قرآن حکیم سے مداہنت کے لرزشی تختے پر پاؤں کبھی بھی پھسل سکتے ہیں اور ہمارا قومی وجود جھول کر دھڑام سے لٹک سکتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اس آیت کو حرزِ جاں بنائیں۔

''وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓي اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ''[2]

'' اِنَّ اللهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ''[3]

اے مسلماں ہر گھڑی پیش نظر
آیۂ لایخلف المعیاد رکھ[4]

اللہ نے رزق کا اوپر سے نیچے سے ابلنے کا وعدہ ایک اور انداز سے فرمایا:

'' وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ''[5]

چونتیس (34) آیات قرآنی، تین (3) احادیث اور سات (7) اشعار اس مفہوم پر منتج ہوتے ہیں کہ قرآن سے مداہنت اشرافیہ (مترفین) کی نافرمانیاں اور رباء کا بیاجی نظام ہمیں حفرة من النـار میں گرا رہا ہے اس سے محفوظ رہنے اور اس انجام سے بچنے کا واحد نسخہ فلنحیینہ حیاۃ طیبہ کو اختیار کرنے میں ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں اسے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ[6]

---

[1] ھود:44

[2] الاعراف:96

[3] الذاریات:58

[4] اقبال، علامہ، ڈاکٹر، سر، بانگِ درا، (کراچی: فضلی سنز، 1999ء)، ص:396

[5] المائدۃ:66

[6] الزمر:53